دل میں اس امر کی تحریک پاتے ہو کر بالفعل قدم کرکے
لوگوں کو خدا بنانے کی درگاہ تک پہنچاؤ تو پہلے
خود پاک بن کر پیغام حق کی سٹیج پر آؤ!!
دیکھو انقیت اور معلومات ہیں۔ اپنا ہم جنس اور
ملک و قوم کی بہتری کا خیال ہے تو تمہارے قلم کیوں
رواں نہیں ہوتے۔ ایسی تحریریں بکثرت پھیلاؤ۔ جو دنیا میں
راستی اور پاکیزگی کو پھیلائیں۔ اگر ایسی تحریروں کی طاقت
اور معقولیت تمہیں نہیں تو اللہ تعالیٰ نے زر و مال دیا ہے
تو پھر ایسی تصانیف کی اشاعت میں مدد دو۔ پھر اپنی
حالت میں تم خود ایک تغیر پاؤ گے اور معلوم کرو گے
کہ اللہ تعالیٰ کی راہیں تم پر کھلی ہوئی ہیں۔ اور تم باب
رحمت میں داخل ہوتے ہو۔

قرآن سے شخصیت خدا
کشف الحقائق اور ترجمہ

بمبئی کا عیسائی ماہوار اخبار کشف الحقائق اپریل کے پرچہ میں

خدا تعالیٰ کی شخصیت کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کی
بے سود کوشش کرکے کہتا ہے کہ چونکہ انسان ابن مریم
کو خدا بنانا چاہتا ہے جس لفظ سے اللہ تعالیٰ کی
شخصیت کا استنباط کیا ہے۔ اسے پڑھ کر جو
تعجب اور ذوق ہمارے دل میں پیدا ہوا ہے ہم نہیں
چاہتے کہ ناظرین اس سے لطف نہ اٹھائیں۔
اس سے پیشتر کہ ہم اس لفظ کے معنے بیان کریں اور
پھر بتائیں کہ پادری لفظ عیسائیت کے مسئلہ یسوع کی خدائی
یا آریہ ہاں! عاجز انسان کی خدائی کے ثبوت کو محقق
بنا کر استعمال کرتا ہے۔ یہ بتلانا ضروری ہے کہ جب کہ
عیسائیوں کی تاویلیں تثلیث یا الوہیت کی ضرورت اسلئے
پڑا کرتی ہے کہ ان کے گھر میں اخلاق سوز مسئلہ کفارہ
کا موجود ہے۔ جسکی بنا ابن مریم کی خدائی پر ہے
اسلئے کبھی تو وہ قرآن کریم کے پاک الفاظ ید وغیرہ کو
تشخص ثابت کیا کرتے ہیں۔ اور کشف الحقائق نے
بخیال خویش بطرز جدید خدا تعالیٰ کا تشخص ثابت
کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ بہر نظر کشف الحقائق
کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ "تنزیلاً ممن (سورہ طہ) کا ترجمہ
شاہ ولی اللہ صاحب اور عبد القادر صاحب نے "اترا
ہے اس شخص (خدا) کی طرف سے" اور فارسی ترجمہ میں
شاہ ولی اللہ صاحب نے "فرستادن از جانب کسے کہ"
ترجمہ کیا ہے۔" مجھ کو معلوم نہیں جو مسلمان مسیحی مذہب
کے خلاف وعظ کرتے ہیں۔ اور مسیحیوں پر کیوں
ہنستے ہیں۔ جب مسیحی خدا کو شخص کے نام سے تعبیر
کرتے ہیں" نقل کلامہ

سورہ طہ میں یہ آیت یوں ہے تنزیلاً ممن
خلق الارض والسموات العلی۔ یہ قرآن کریم
اس پاک ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے
زمین اور آسمان بلند کو پیدا کیا ہے۔ اس آیت کے
اندر جو معارف اللہ تعالیٰ نے بھرے ہوئے ہیں
وہ اس مختصر نوٹ میں نہیں لکھ سکتے۔ سب سے پہلے ہم
بطور اصل یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن کریم کا یہ
احسان عظیم ہے۔ کہ اس نے خدا تعالیٰ کی صفات
کے مسئلہ کو دنیا پر روشن اور مبرہن کرکے دکھایا۔
اس قسم کی مشکلات ان لوگوں کو پیدا ہو سکتی تھیں۔
اور ہوتی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی مثل قرار دیتے ہیں۔
لیکن جو پاک کتاب لیس کمثلہ شیء کا وعظ
کرتی اور اس قسم کا خدا پیش کرتی ہے۔ اس کو
کوئی مشکل نہیں ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کو
شے اور اس کے تمام لوازمات سے جو منطقی اور
فلاسفر تجویز کر سکتے ہیں وراء الوریٰ قرار دیتا ہے
پھر یہاں شاہ عبد القادر صاحب یا شاہ ولی اللہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ سے شخص کے لفظ
پر ٹھوکر کھانا اُن لوگوں ہی کا کام ہے جو خدا تعالیٰ کو
کھاتا پیتا۔ پاخانے۔ پیشاب کا محتاج خدا مانتے ہیں
ایک موحد حنیف کو ایسا وسوسہ کیوں پیدا ہونے لگا۔
ہم کو پادری صاحب کے اس خیال پر تعجب آیا۔ اور
دل قرآن کریم کے اس بالغ اور اکمل نظام اور ترتیب
پر نثار ہونے لگا۔ جب دیکھا کہ خود قرآن کریم ممن
کس کو قرار دیتا ہے خلق الارض والسموات
العلی۔ کیا عیسائی جس شخص کو خدا یا جس خدا کو شخص
پکارتے ہیں بتا سکتے ہیں کہ اس نے بھی زمین کا کوئی
حصہ یا آسمان کا کوئی جزو پیدا کیا۔ اور وہ عجائبات
تو درکنار رہے جو ان کے اندر ہیں۔ ہرگز نہیں!
امید ہے کشف الحقائق کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مسلمان
کیوں عیسائیوں پر ہنستے ہیں۔ نہ ہنسیں تو اور کیا
کریں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ باوجود دعویٰ عقل
خود ایک ایسا عقیدہ انہوں نے تراش لیا ہے جو
کسی صورت سے بھی مطمئن خاطر نہیں ہو سکتا۔ اللہ! اللہ!
یہ قرآن کریم ہی کو فخر ہے کہ اسکا ایک ایک لفظ اور
نقطہ بھی دنیا میں توحید کا وعظ کرتا ہے۔ اور مخلوق پرستی
کے عقائد فاسدہ کا استیصال۔ امید ہے کہ آئندہ
کشف الحقائق سوچ سمجھ کر قرآن کریم پر اعتراض کیا کریگا
اور نامعلوم باتوں پر زبان قلم کو روک رکھا کریگا کیونکہ
قرآن کریم ہی کہتا ہے لا تقف ما لیس لک بہ علم
الی الآیہ۔ نامعلوم باتوں کی بابت زبان کشائی نہ کیا کرو۔

الحکم کی خدمت اور اُس کی امداد کی ضرورت

کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ ہم نے "اپنی قوم سے اپیل"
کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا جو خود ناظرین
کی توجہ کے لئے لکھا تھا۔ گو ابھی تک اسپر جیسی
توجہ ہونی چاہئیے۔ نہیں ہوئی۔ لیکن تاہم جس قدر
ہمدردی اور اضطراب سے بھرے ہوئے خطوط ہمارے
پاس پہنچے ہیں۔ ان سے اتنا پتہ لگتا ہے کہ ہمارے
دوستوں نے الحکم کی خدمات کا گو وہ کچھ بھی نہیں۔
(تاہم نہ ہونے کے مقابل کچھ ہیں) اعتراف کیا ہے۔ اور
اسکی واجبی امداد کی ضرورت سمجھی ہے۔ ہم اس سلسلہ میں
انہیں سے بعض خطوط شائع کریں گے گو ہمیں واقعی
رنج ہوتا ہے کہ الحکم کے قیمتی کالم ایسی دلیلوں کے لئے
نہیں۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ من انصاری الی
اللہ کہنے کی ضرورت ان لوگوں کو بھی آ پڑی ہے۔ جو
اس برتر ہستی کے اشارے پر چلتے ہیں۔ جو ایک
آن بلکہ اس سے بھی کمتر زمانہ میں حسب منشاء اگر کوئی تجویز
ہو سکے اسمیں سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو ہم کیا اور ہماری
بساط کیا؟ بہرحال اس مضمون پر جو خط اسکی اخبار کی
عملی تحریک اپنے اندر رکھتا ہوا موصول ہوا ہے۔ وہ ہمارے
ایک مخلص دوست اور پُرجوش مگر صادق نوجوان مفتی
محمد صادق صاحب کا ہے جسے ہم درج ذیل کرتے ہیں
اور امید کرتے ہیں کہ ہمارے عنایت فرما اسپر توجہ
کرینگے اور اپنی سچی ہمدردی سے ہم کو نہ وہ اٹھانے
کا موقع دینگے

ہم مفتی صاحب کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے
صدق و اخلاص میں ترقی دے۔ اور دینی نعماء سے
بہرہ ور کرے۔ آمین۔

اور وہ خط یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی شیخ صاحب زید لطفکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ کی اپیل کو بار دیگر [illegible] لفظوں میں [illegible] رشکایت نامہ کو اول سے آخر تک پڑھا اور اسکا نتیجہ ایک افسوس کا موجب ہوا خصوصاً آمدنی اور خرچ کے اکونٹ کو دیکھکر بہت ہی تعجب ہوا کیونکہ اگر یہی حال تھوڑی دیر تک اور رہے تو ہمیں الحکم جیسی نعمت سے بہت جلد محروم ہو جانا پڑے گا - مجھے وہ دن خوب یاد ہیں کہ ہم احباب ترستے تھے کہ قادیان کی کوئی خبر سنیں حضرت اقدس کا کوئی چھپا خط پڑھیں - مولوی صاحب کے وعظ کا خلاصہ کہیں سے سنیں ہاں چونکہ میری عادت ہے کہ میں دار الامان میں جا کر اکثر باتوں کو اپنی نوٹ بک میں لکھ لیا کرتا تھا - اسلئے جب کبھی میں قادیان جانے کی توفیق پاتا - میری واپسی پر احباب خصوصاً اکٹھے ہوتے اور مجھ سے میری نوٹ بک سنتے - اور حظ حاصل کرتے اور پاک باتیں سنتے اور ایمان اور معرفت میں ترقی کرتے - ایسے مواقع لاہور اور امرتسر قریب کے مقامات کو تو کبھی کبھی مل جاتے مگر دور دراز کے رہنے والے جیسے ان باتوں کو ترسا کرتے تھے کہ کوئی [illegible] کوئی خبر آوے - اور مجھے یاد ہے کہ جب کبھی کسی دور کے رہنے والے دوست کو میں قادیان سے واپس آکر خط لکھتا اور وہاں کے تازہ حالات درج کرتا - تو اس کے جواب میں بہت سی برکت اور دعائیں میں حاصل کرتا -

اب اس ضرورت کو الحکم نے ایسا پورا کیا ہے - اور اس نعمت کو دور و قریب کے رہنے والے احباب کے واسطے ایسا آسان کر دیا ہے کہ صرف اتنے ہی کے شکریہ میں الحکم کو تین روپیہ ڈونیشن دیا جاوے تو کوئی بڑی بات نہیں - معارف قرآنی جو حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ الرحمن کے درس قرآنی سے لئے جاتے ہیں وہ [illegible] ہیں کہ جنکو کہانے والا [illegible] ہے - چنانچہ خدا کے اس برگزیدہ [illegible] [illegible] ایک [illegible] ہی ہے فالحمد للہ [illegible] وقت

کمر بستہ ہو رہتے ہیں - یہ ضرور تھا کہ ہماری طرف سے بھی حق کو ظاہر کرنے والا کوئی پرچہ ہوتا - اور اس ضرورت کو بھی الحکم نے ضرور پورا کیا - سو حق خوشی ہر ایک احمدی دوست کو جو خیر اندیش [illegible] ہو سکتی ہے - ہما الحکم نے پورا کیا ہے - اور پھر ایک اخبار ہمیں [illegible] ہے کہ اگر آنکھ [illegible] کے انتظار میں رہتی ہے - میں [illegible] بہت روحانی [illegible] سے [illegible] ہیں - اور میں یقین کرتا ہوں کہ دیگر احباب نے بھی اس سے ہی فائدہ اٹھایا ہے - میں نہایت ہی زور کے ساتھ اس بات کو پیش کرتا ہوں کہ ہمارے بھائیوں میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ حسب مقدور کم از کم ایک پرچہ الحکم کا ضرور خرید کریں - اور اسکی قیمت کی ادائیگی میں ہرگز تساہل نہ فرماویں - اور جو لوگ اس سے زیادہ کی توفیق رکھتے ہوں وہ اس ثواب میں شامل ہوں - اس اپیل کو پڑھ کر میں نے ارادہ کیا ہے کہ آپ میرے حساب میں دو پرچہ اخبار اور رسالہ جاری کریں - ایک بنام مفتی فضل احمد صاحب مدرس مشن سکول جموں - اور ایک بنام بابو ارشاد مرزا احمد سیکرٹری ریڈنگ روم دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور - یہ کام ایک دو کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا بلکہ اسکا اثر ساری قوم پر ہے - اسواسطے دوستوں کی توجہ دلانی چاہئے کہ ترسیل زر چندہ میں وہ باقاعدہ رہا کریں - تاکہ ایسا نہ ہو کہ چند ایک کی لاپروائی کی وجہ سے سب کو اس نعمت سے محروم رہنا پڑے اور نقصان اٹھانا پڑے -

اے اڈیٹر شیخ صاحب! اگرچہ آپ ان باتوں کو خوب جانتے ہیں - مگر میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس اخبار کو نکال کر بہت ہی بڑی ذمہ داری کو اپنے سر پر لیا ہے - آپ ہماری جماعت کے رہبر [illegible] ہو کر نکلتے ہیں - اور آپ کا اخبار چاروں طرف [illegible] کی جماعت کا اخبار کہلاتا ہے یہ کچھ تھوڑی سی بات نہیں جسکو آپ نے اختیار کیا ہے -

میں سچ کہتا ہوں کہ اس جماعت کی طرف منسوب ہونے والا اخبار اگر بلحاظ اپنے مضامین کی عمدگی پابندی وقت - صفائی طبع وغیرہ کے اس نام کے شایاں ہو - تو میں [illegible] ہوں کہ یہ امر اسکے لئے اچھا ہوگا - بس آپ اس معاملہ میں خود بہت دعا اور توجہ سے کام لیا کریں - اور کسی طرح کی جنبش کو اسکے واسطے اٹھا نہ رکھیں - اور مجھے یقین ہے کہ آپ ایسا ہی کرینگے - کیونکہ آپ سب کچھ چھوڑ کر اس پاک کام کو لگ گئے ہیں -

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو بڑی ہمت عطا فرماوے اور آپ کو اپنے مقاصد میں کامیابی بخشے اور تمام بھائیوں کو اس نیک کام میں جو حق کے ساتھ حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے - اور ہم سب کی کمزوریوں کو دور کرے - آمین -

میرے خیال میں وہ لوگ اچھا نہیں کرتے جو کہ ایسے اخباروں یا رسالوں کے خریدنے کے وقت تجارتی حق دیکھیں لگا کر کاغذوں اور سیاہیوں کی قیمت پر لینے بیٹھ جاتے ہیں - کیونکہ کسی چیز کی قیمت بلحاظ اس محنت اور مشقت اور قیمت وقت کے جو کہ اسکے تیار کرنے میں صرف ہوتا ہے - اور بلحاظ اس کے مفید اور کمیاب ہونے کے ہوتی ہے - مثلاً وہ پاک معارف جو کہ آپ نے حضرت اقدس کی تقریروں اور مولوی صاحبان کے خطبات جمع کرکے بہت ہی اعلیٰ لباس میں پہنا کے اور ترتیب دئیے ہیں - اگر آپ اتنی محنت نہ اٹھاتے تو ہمیں ان کا دیکھنا کبھی نصیب نہ ہوتا -

بہرحال آپ ہمت کو نہ ہاریں - اور اپنے کام کو چلائے چلیں - خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوگا - اور وہ صادقوں کو کبھی ناکامیاب نہیں کرتا - والسلام

راقم آپ کا خادم
محمد صادق از لاہور

الحمد للہ! مولوی احمد حسن صاحب مالک تحفہ احمدیہ [illegible] جن پر [illegible] کتاب الہامات المصطفیٰ شائع کرنے ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کی تھی بری ہو گئے - الحمد للہ علی ذالک [illegible] [illegible] اڈیٹر اور [illegible] نہیں ہوئی ابھی مقدمہ جاری ہے

حضرت اقدس کی ایک تقریر [illegible] اور مسئلہ وحدت وجود پر ایک خط طبع ہو کر فروخت ہو رہا ہے - شائقین جلد خرید لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا - قیمت [illegible]

پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کی حقیقت کا فوٹو لینے آنکھ [illegible]

مولانا مولوی نور الدین صاحب کے ایک خطبہ کا خلاصہ مطلب

۱۰ مارچ ۱۸۹۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الذین ھم من خشیۃ ربھم مشفقون ۝ والذین ھم بآیات ربھم یومنون ۝ والذین ھم بربھم لا یشرکون ۝ والذین یوتون ما آتوا وقلوبھم وجلۃ انھم الی ربھم راجعون ۝ اولئک یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون ۝

مولا کریم - رحمان ورحیم مولا - ان آیات میں انسان کو ان راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو اسکو ہر ایک قسم کے سُکہوں کی طرف لیجاتے ہیں اور اپنے ہمجنسوں اور ہمعصروں میں معزز و موقر بنا دیتے ہیں۔

انسان فطرتی طور پر چاہتا ہے کہ ہر ایک قسم کے سُکہوں اور آراموں اور بہلی باتوں کو حاصل کرے - اور پہر ان میں سب سے بڑہکر رہنا چاہتا ہے - جب وہ دیکہتا ہے کہ اسکے متعلقین خوش و خورسند ہیں - اور لوگوں کی بہلائی کی طرف متوجہ پاتا ہے - اسکے دل میں یہہ بات پیدا ہوتی ہے کہ فلاں بہلائی میں سو اور قدم رکہتا ہے - اور فلاں شخص نے بہی رکہا ہے - پس میں سب سے بڑہکر سبقت لیجاؤں - غرض عام طور پر انسان فطرتاً ایک کمپیٹیشن میں لگا رہتا ہے اور ساتہہ والوں سے سرِ برآوردہ ہونے کا آرزومند ہوتا ہے۔ بچے چاہتے ہیں کہ کہیل میں دوسری پارٹی سے بڑہکر رہیں اور جیت جاویں - عورتیں کہانے - پہننے - لباس و زیورات میں چاہتی ہیں کہ اپنی ہمنشینوں سے بڑہکر ہیں - پس یہہ خواہش اور آرزو جو فطرتی طور پر انسان کے دل میں پائی جاتی ہے اسکے پورا کرنے کو اسباب اور وسایل قرآن کریم میں اس مقام پر رحیم کریم مولا بیان فرماتا ہے اور وہ چند ایک اصول پر مشتمل ہے۔

پہلا اصل - انسان غور کرے کہ اسکے دل میں اپنے سپروائزر کا ڈر ہوتا ہے - ادنیٰ ادنیٰ کام والے لوگ نمبردار کا - اور نمبردار تحصیلدار کا - اور تحصیلدار حکام بالادست کا ڈر رکہتے ہیں۔ دستکار اگر ... کا ڈر دل میں نہ رکہیں تو وہ اپنے فرض منصبی کو اس خوبی اور صفائی سے نکریں جیسی وہ اس طرح کی حالت میں کرتے ہیں - اب اس اصل کو زیر نظر رکہکر مولا کریم فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو نیکیوں اور بہلائیوں کے کمپیٹیشن اور مقابلہ میں سرفراز ہوتے ہیں - سب سے پہلے وہ ہر ایک کام کرتے وقت اسبات کا لحاظ رکہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکا نگران ہے - اور ان کے ہر فعل کہانے - پینے - دوستی - دشمنی - بغض وعداوت - لین دین غرض تمام معاملات میں ان کو دیکہتا ہے۔

پس مومن وہ ہوتے ہیں جو خیرات میں وہ بڑہتے ہیں جو ان اعمال یا افعال کے وقت علیم و خبیر کی ذات اور نگرانیوں پر نگاہ کرتے ہیں - اور ہر آن خوف و خشیت الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں - اسلئے ہر ایک کام میں خواہ کہانے پینے کا ہو - یا بغض و عداوت ہو - دوستی ہو یا دشمنی - ہر بات میں خوش رہنے اور بڑہکر رہنے کے لئے پہلا اور ضروری اصل کیا ہے؟ خشیت الٰہی عمل کرنے سے پہلے دیکہ لیا کرو کہ یہہ عمل خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کی وجہہ سے کسی سرخروئی کا باعث ہو یا اسکی نارضامندی کا موجب ہو کر سیاہ روئی کا پیش خیمہ ہے؟

خوف الٰہی کے بعد دو اصل اور ہیں - وہ کیا ہیں ایک اخلاص - دوسرا صواب - کوئی عمل صالح ہو نہیں سکتا جب تک اخلاص اور صواب نہو

اخلاص کیا ہے؟ اخلاص کے معنے ہیں کہ جو کام اسمیں یہی مدنظر ہو کہ مولا کریم کی رضا حاصل ہو - حُبّ ہو تو حُبّ للہ ہو - بغض ہو تو بغض للہ ہو - کہاتو اسلئے کہ کہانے کا حکم دیا ہے - پیتے ہو تو یہہ سمجہکر واشربوا کے حکم کی تعمیل ہے - غرض سارے کاموں میں اخلاص ہو رسم و عادات نفس و ہوا کی ظلمت نہو - اندرونی جوش اسکے باعث نہوئے ہوں۔

صواب کیا ہے؟ کہ ہر بہلا کام اسطرح کیا جاوے جسطرح اللہ تعالیٰ نے اسکا حکم دیا ہے - اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کرکے دکہایا ہے - اگر نیکی کرے - مگر اس طرح جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سکہائی ہے - وہ راہ صواب نہیں - غرض یہہ دیکہنا ضروری ہے کہ اس کام کے کرنے میں اجازت سرکاری ہے یا نہیں - اور پہر اللہ کی رضا مقصود ہو یا نہیں - یعنی کام کرنے خشیت الٰہی ہے - اور پہر اخلاص و صواب ہے!!!

والذین ھم بآیات ربھم یومنون - اللہ تعالیٰ کے احکام پر ایمان لاتے ہیں سو والذین ھم بربھم لا یشرکون اور پہر اللہ تعالیٰ کے ساتہہ اعمال اور ترک اعمال میں کسیکو شریک نہیں کرتے نیکی کو اسلئے کرے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے - اور اسکے لئے اوسکو کرے - اور بدی سے اسلئے اجتناب کرے کہ خدا نے اسکو برا فرمایا - اور اس سے روکا ہے - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع مدنظر رکہکر نیکی کرے - نیکی کرتا ہوا بہی خوف الٰہی کو دل میں جگہ دے - کیونکہ وہ نکتہ نواز اور نکتہ گیر ہے - حدیث شریف میں آیا ہے - جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں - کہ بدیاں کرتے ہوئے خوف کریں - فرمایا نہیں نہیں نیکیاں کرتے ہوئے خوف کرو - جو نیکیاں کرنے کی ہیں کرو - اور پہر حضور الٰہی میں ڈرتے رہو - کہ ایسا نہو کہ عظیم و قدوس خدا کے حضور کے لائق ہیں یا نہیں - ایسے لوگ ہیں جو یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون کے مصداق ہوتے ہیں یعنے اول اور آخر میں خشیت ہو - عمل اور ترک فعل اخلاص اور صواب کے طور پر ہوں - اور وہ بہلائیوں کو لینے والے اور دوسرے سے بڑہنے والے ہیں

وسوسۂ شیطانی یہہ بہی آجاتا ہے کہ یہہ راہ کٹہن ہے کیونکر چلینگے - خدا تعالیٰ نے خود ہی اس وسوسہ کا جواب دیا ہے لا یکلف نفساً الا وسعھا کہ ہم نے جو اعمال کے کرنے کا حکم دیا ہے اور نواہی سے روکا ہے وہ مشکل نہیں - کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ عدم استطاعت پر حج کا حکم ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوامر تو ایسے ہیں کہ عمل کر سکتا ہے - اور ان سے باز رہ سکتا ہے۔

اور پہر اگر یہہ خیال یاد ہو کہ بعض اعمال بہول جاتے ہیں - جناب الٰہی کے ہاں بہول نہیں - بلکہ فرمایا ولدینا کتٰب ینطق بالحق وھم لا یظلمون - بارگاہ جناب الٰہی میں اعمال محفوظ رکہے جاتے ہیں - خدا کی طرف سے ظلم نہیں ہوتا -

انسان اگر غور کرے تو دنیا میں بہی ایک جنت اور نار کا نمونہ دیکہہ سکتا ہے - مجہے افسوس آتا ہے جب میں دیکہتا ہوں کہ دوستوں کی جنبشوں کے بڑہنے بڑہانے میں کسقدر ہوشیاری اور مستعدی سے کام لیا جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی چٹہی - اور پہر جسکے لانیوالا وہ کامل انسان جو محمد ہے - صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعمیل پرواہ نہیں کیجاتی سُستی کی جاتی ہے کہ کتاب اللہ کے سمجہنے میں

بعض اعمال ایسے ہیں کہ ہم نیکی سمجہتے ہیں - مگر قانون الٰہی کا منشاء نہیں ہوتا - جب انسان مرنے لگتا ہے

اور اگر بد ہو جاتا ہے تو وہ دکھوں میں مبتلا ہوتا ہے
اسوقت نجات کی راہ نہیں ملتی - میں دیکھتا ہوں کہ
ایسے انسان ہیں کہ دعوے اسلام کرتے ہیں - مگر عمل
دیکھو تو بازاریں کفار کے اعمال اور ان کے اعمال برابر
ہیں - نیک نمونہ دکھا کر دوسروں کو قائل کر سکتا ہے -
اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق
کی نسبت فرمایا ہے کہ اگر تو (یعنی آنحضرت) نرم مزاج
نہ ہوتا - تو یہ لوگ تیرے گرد جمع نہ ہوتے صحابہ کرام کی
زندگیوں کے حالات پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زندگی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام سے
کوئی غلطی بھی ہو جاتی تھی - اور آپ عفو بھی فرمایا کرتے
تھے - گر ذرا ذرا سی بات پر مواخذہ اور تشدد کرتے تو تیرے
پاس یہ قوم کس طرح جمع ہوتی - حضور علیہ الصلوۃ والسلام
کے پاس نہ مال نہ طمع [illegible] تھی - اگر کوئی چیز گرویدہ
کر سکتی تھی تو وہ صرف حق کا نور اور آپ کے برگزیدہ اخلاق
تھے -

اپنے اعمال میں یہ امر مد نظر رکھو کہ اخلاص اور صواب ہو -
نہ یہ کہ اپنے اغراض و مقاصد کے لئے کسی آیت یا حدیث
کا بہانہ تلاش کرتے پھرو - اور نیکی کرتے ہوئے یہ نہ سمجھو
کہ گویا تمام منازل طے کر لئے - نہیں بلکہ بعض امور ضروری
ہیں - اور بعض ان سے کم - بعض فرائض ہیں - بعض
سنن - بعض واجبات ہیں - ایک سخت بدی ہوتی ہے -
ایک اس سے کم - اور بعض ایسے کہ ان پر حرام اور مکروہ
کا لفظ عاید ہوتا ہے -

خدا تعالے کی باتیں جب سنائی جاویں مناسب نہیں
کہ انسان متکبر بھی اس راہ کو اختیار کرے جو خدا تعالیٰ
کی رضامندی کی راہ ہے - اور اسے اساطیر الاولین
کہنے والوں کی طرح لا پرواہی سے چھوڑ دے

میں ایک ضروری امر میں تمہیں بتلانا چاہتا ہوں کہ جب
کوئی ہادی دنیا میں آتا ہے تو اسکی شناخت کے کئی طریق
ہوتے ہیں -

اول - جاہل اور عالم نہو - خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے
ہادی کے لئے ضروری ہے کہ وہ نادان اور بے خبر نہو -
اب کتاب اللہ کو پڑھو - اور دیکھو کہ جو معارف اور حقایق
اسمیں بیان کئے گئے ہیں - وہ ایسے ہیں کہ کسی جاہل اور
نادان کے خیالات کا نتیجہ ہو سکتے ہوں - سوچو اور پھر
سوچو !! نادان ایسی معرفت اور [illegible] اسی سے بھری ہوئی
باتیں نہیں کر سکتے -

دوم - وہ ہادی اجنبی نہو - کیونکہ ایک اجنبی انسان
دور دراز ملک میں جا کر باوجود بدکار اور شریر ہونیکے
بھی چند روز تملق اور ریاکاری کے طور پر اپنے آپکو
نیک ظاہر کر سکتا ہے - پس ہادی کے لئے ضروری ہے
کہ وہ ان لوگوں کا واقف ہو - اب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا دعوی صاف ہے کہ ما ضل صاحبکم وما غوی

تیسری بات یہ ہے کہ ہادی یا امام یا مرشد اپنے پیش کردہ
علوم کے مطابق عملدرآمد بھی کرتا ہو - اوروں کو بتلاوے
اور خود نہ کرے - پس اس امر کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام
کی نسبت فرمایا ہے ما ضل صاحبکم وما غوی
حضور کے عملدرآمد کا یہ حال ہے کہ جناب صدیقہ علیہا السلام
نے ایک لفظ میں سوانح عمری بیان فرمادی کان خلقہ
القرآن - یعنی آپکے تمام اعمال بالکل قرآن کریم ہی کے
مطابق ہیں - اللہ تعالے ہمکو اور سب احباب سامعین
کو نیک رستہ پر چلاوے اور قرآن کریم کے سمجھنے
اور اسپر عمل کرنے کی طاقت اور ہدایت بخشے - آمین -

جماعت افریقہ کی طرف سے اپنی جماعت میں سے افریقہ آنے والے اصحاب کے لئے ضروری نوٹس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

چونکہ بعض احباب اپنی جماعت در سلسلہ ملازمت
میں یہاں ایسی صورت میں پہنچے ہیں کہ کلنڈنی بندر پر
جہاں کہ ہر ایک گروہ ملازمین آمدہ از ہند کا ۳
دن ضرور قیام کیا کرتا ہے - اگرچہ حضرت اقدس کے
خادمین مستقل طور پر [illegible] سے رہتے ہیں
مگر باہم عدم واقفیت کی وجہ سے نووارد احباب
ان سے ملاقات نہ کر سکے - اور جب وہ اپنی اپنی جگہ
پر تبدیل ہو کر ادہر چلے گئے تو پیچھے سے ان کو اس بات
کا علم ہوا کہ ہمارے بھائی کلنڈنی میں بھی ہیں - اور
اسطرح سے ہم لوگوں کو جو بندر پر رہنے کی وجہ سے
ان احباب کی زیارت کے اول حقدار تھے - ایک ایک
دو دو ماہ کے بعد ان سے ملاقات نصیب ہوئی -

لہذا آئندہ کی سہولت کے خیال سے [illegible] میں ہم ایک فہرست
تمام ممبران جماعت افریقہ کی درج کرتے ہیں - تاکہ ہر ایک
نووارد بھائی آتے ہی کسی ممبر جماعت سے مل کر ان تمام
تکالیف سے امن میں رہے جو کہ اجنبیت کی حالت میں اکثر
کو پیش آسکتی ہیں - اور نیز بندر پر [illegible] ہم بھائیوں کو
زیادہ انتظار اپنے نووارد بھائیوں کی زیارت کا نہ کرنا پڑے -
حضرت اقدس کے ان خادمین کی فہرست جو کلنڈنی بندر پر مستقل
طور پر مقیم ہیں

۱ - سید کرم حسین صاحب انچارج کول [illegible] کلنڈنی بندر [illegible]
جہت بندر کے کنارہ پر ہی رہتے ہیں -
۲ - بابو محمد علی صاحب [illegible] اسسٹنٹ کلنڈنی ہسپتال ساکن [illegible] ضلع گجرات
۳ - شیخ احمد دین صاحب [illegible] کلنڈنی بازار ساکن جلالپور ضلع جہلم
۴ - خاکسار راقم الحروف محمد افضل کلنڈنی بازار ساکن قادیان -

جماعت افریقہ کے کل باقی ممبران کی فہرست

۵ - سید عبد الرحیم صاحب [illegible] ساکن [illegible]
۶ - خواجہ محمد [illegible] صاحب [illegible] کلنڈنی [illegible] ہاسپٹل - ساکن گجرات
۷ - [illegible] شاہ صاحب [illegible] کلنڈنی ۔۔ ۔۔ [illegible]
۸ - حافظ الہی بخش صاحب وارڈ مین ۔۔ ۔۔ سیالکوٹ
۹ - میاں امین محمد صاحب مزدور ۔۔ ۔۔ گوجرانوالہ
۱۰ - شیخ فضل کریم صاحب عطار [illegible] ۔۔ ۔۔ سیالکوٹ
۱۱ - سید محمد شاہ صاحب کلارک ٹیلیفون کلنڈنی بندر ۔۔ ضلع جالندہر
۱۲ - میاں مولا بخش [illegible] ساکن [illegible] ضلع جہلم
۱۳ - میاں محمد ابراہیم صاحب [illegible] ۔۔ [illegible]
۱۴ - حافظ محمد صاحب ۔۔ ۔۔ ساکن [illegible]
۱۵ - مستری نبی بخش صاحب [illegible] ۔۔ [illegible] (۔۔)
۱۶ - شیخ نور احمد صاحب [illegible] ۔۔ جالندہر
۱۷ - بابو محمد الدین صاحب [illegible] ساکن [illegible]
۱۸ - میاں [illegible] خان صاحب [illegible] ۔۔ ضلع جہلم
۱۹ - میاں محمد اسمعیل [illegible] ۔۔ [illegible]
۲۰ - میاں [illegible] ۔۔ جہلم
۲۱ - شیخ عنایت اللہ صاحب [illegible] ۔۔ [illegible]
۲۲ - حافظ محمد الیاس صاحب [illegible] ۔۔ [illegible]
۲۳ - بابو [illegible] علی صاحب [illegible] ۔۔ [illegible]

الراقم
محمد افضل [illegible] کلنڈنی بازار
[illegible] سیٹھ احمد دین [illegible]
[illegible]

مکتوبات امام الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم سید عباس علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بعد ہذا - آپ کا
خط جو آپنے لودہیانہ سے لکھا تھا پہنچ گیا - جس کو مطالعہ
سے بہت خوشی حاصل ہوئی - بالخصوص اس وجہ سے کہ
جس روز آپ کا خط آیا - اُسی روز بعض عبارتیں آپکے
خط کی کسیقدر کمی بیشی سے بصورت کشفی ظاہر کی گئیں
اور وہ فقرات زیادہ آپ کے دل میں ہونگے - یہہ خداوند
کریم کی طرف سے ایک رابطہ غیبی ہے - خداوند کریم اس رابطہ
کو زیادہ کرے ! آپنے اپنے خط میں تحریر فرمایا تھا کہ یکہ
برہمو صاحب نے جنکا یہہ بیان تہا کہ گویا اس عاجز نے
اُن کی اصلیت کو سمجہا نہیں - یہہ بیان سراسر بناوٹ ہے
برہمو سماج والوں کا خلاصہ عقاید یہی ہے کہ وہ الہام اور
وحی سے منکر ہیں - اور خدا کے پیغمبروں کو نعوذ باللہ
مفتری اور کذاب سمجہتے ہیں - اور خدا کی کتابوں کو اختراع
انسان کا خیال کرتے ہیں - وہ الہام اور وحی کے ہرگز
قایل نہیں ہیں - اور اپنی اصطلاح میں الہام اور وحی اُن
خیالات کا نام رکہتے ہیں جو عادتی طور پر انسان کے
دل میں گذرا کرتے ہیں - جیسے کسی مصیبت زدہ کو دیکھکر
رحم آیا - یا کوئی بُرا کام کرکے پچتایا کہ ایسا کیوں کیا ہے -
یہہ اُن کے نزدیک الہام ہے - مگر وہ الہام اور وحی جو
خداوند کریم کے فرشتے کسی انسان سے کلام کریں - اور
حضرت احدیت کسی سے مخاطبت کرے - اس پاک الہام سے
وہ قطعاً منکر ہیں اور اپنے رسایل یا ورق ہائے میں ہمیشہ
انکار کرتے رہتے ہیں - مگر اب وقت آپہنچا ہے کہ خدا انکو
اور اُن کے دوسرے بہائیوں کو ذلیل اور رسوا کرے -
مجہکو یاد ہے کہ پنڈت شیونرائن نے جو برہمو سماج کا
ایک منتخب ممبر معلوم ہوتا ہے - لاہور سے میری طرف ایک خط لکہا کہ
میں حصہ سوم کا جواب لکہنا چاہتا ہوں - ابھی وہ خط اس جگہ
نہیں پہنچا تہا کہ خدا نے بطور مکاشفات مضمون اُس
خط کا ظاہر کر دیا - چنانچہ کئی ہندوؤں کو بتلایا گیا - اور شام کو
ایک ہندو کو جو آریہ ہے ڈاکخانہ میں بہیجا بہی گیا - تا گواہ رہے
وہی ہندو اُس خط کو ڈاکخانہ سے لایا - پہر میں نے پنڈت
شیونرائن کو لکہا کہ جس الہام کا تم رد لکہنا چاہتے ہو
خدا نے اُسکے ذریعہ سے تمہارے خط کی اطلاع
دی - اور اُسکے مضمون سے مطلع کیا - اگر تم کو شک ہے
تو خود قادیان میں آکر اسکی تصدیق کر لو - کیونکہ تمہارے
ہندو بہائی اسکے گواہ ہیں - رد لکہنے میں بہت سی
تکلیف ہوگی - اور اسطرح جلد فیصلہ ہو جائیگا - میں نے
یہہ بہی لکہا کہ اگر تم صدق دل سے بحث کرتے ہو - تو
تمہیں اس جگہ ضرور آنا چاہیئے کہ اس جگہ تو اپنے بہائیوں
کی شہادت سے حق الامر تم پر کہل جائیگا - لیکن باوجود
ان سب تاکیدوں کے پنڈت صاحب نے کچھ جواب
نہ لکہا اور اسبارہ میں دم بہی نہ مارا اور وہ الہام پورا
ہوا جو حصہ سوم میں چہپ چکا ہے سنلقی فی قلوبھم
الرعب - اب دیکہئے اس سے زیادہ اور کیا صفائی
ہوگی - کہ خداوند کریم نہ صرف پوشیدہ پر رکہنا چاہتا ہے
بلکہ دیدہ کے مرتبہ پر پہنچانا چاہتا ہے - کل ضلع لدہیانہ کی
اس جگہ کی آریہ سماج کے نام سوامی آریہ سماج نے ایک خط
بہیجا ہے کہ حصہ سوم براہین احمدیہ میں تمہاری شہادتیں
درج ہیں - اسکی اصلیت کیا ہے - سو اگرچہ یہہ ہندو
لوگ اسلام کے سخت مخالف ہیں - مگر ممکن نہیں - کہ
سچ کو چہپا سکیں - اسلئے فکر میں ہو رہے ہیں کہ اپنے
بہائیوں کو کیا لکہیں - اگر شرارت سے جہوٹ لکہینگے تو
انہیں رسوا ہی ہے - اور آخر یہہ دہوکا ہوگا - اور سچ
لکہنے میں مصالح اپنے مذہب کی نہیں دیکہتے - اب دیکہنا
چاہیئے کہ کیونکر پیچہا چہڑاتے ہیں - شاید جواب سے
خاموش رہیں - یہہ اسرار جو خداوند کریم اس عاجز کے
ہاتہہ پر ظاہر کرتا ہے - عام طور پر اسکی عادت نہیں تھی
کہ اُن کے اظہار کی اجازت دے - بلکہ اسرار ربانی کے
ظاہر کرنے میں اندیشہ سلب ولایت ہے - لیکن اس
زمانہ میں ان باتوں کا ظاہر کرنا نہایت ضروری ہے -
کیونکہ ظلمت اپنے کمال کو پہنچ گئی کہ دوسرے لوگ اپنی
ناسمجہی سے اس طریقہ کو ریاکاری میں داخل کریں یا
کچہہ اور سمجہیں مگر یہہ عاجز اسکی کچہہ بہی پرواہ نہیں کرتا
کہ لوگ کیا کہینگے اور خداوند کریم نے اس عاجز کو عام
فقراء کے برخلاف طریقہ بخشا ہے - جسمیں ظاہر کرنا
بعض اسرار ربانی کا عین غرض ہے - والسلام علیکم و
علیٰ اخوانکم من المومنین ۱۳ / مارچ ۱۸۸۳ء مطابق ۲۲ /
ربیع الثانی ۱۳۰۰ ہجری صلعم

بقیہ نمبر ۱۳

نواب صاحب کی خدمت میں خط روانہ کر چکا تہا - اور
بذریعہ رویائے صادقہ نواب صاحب کو بہت تسلی دیگئی
تہی - اسلئے اسی خط پر کفایت کی گئی - اور منشی الہی بخش
کو بہی الہام سے اطلاع دیگئی - اور بروقت صدور اس الہام
کے چند آریہ بہی موجود تہے - اور اتفاقاً دو ہندو سے
ملاوامل اور شرمپت ذاتی بہی جو اکثر آیا جایا کرتے ہیں بہی
اُس موقعہ پر موجود تہے ان کو بہی اسیوقت اطلاع
دی گئی - اور کئی بیان کئے جو ہوئے تہے انکو بہی خبر
دی گئی - پہر چند روز کے بعد نواب صاحب کا خط آگیا کہ
سرائے کا کام جاری ہو گیا ہے سو چونکہ دعا اسی کام
کے لئے کی گئی تہی - اسلئے یہہ اطلاع دنیا فضول سمجہا گیا
مگر خداوند کریم کا بڑا شکر ہے کہ مجمع کثیر میں یہہ الہام ہوا
اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے - عین الہام کے صدور
کے وقت دو ہندو موجود تہے - جنکو اسیوقت مفصل
بتلایا گیا - اور دوسرے نمازیوں کو بہی خبر دیگئی - اور منشی
الہی بخش کو بہی لکہا گیا - نواب علی محمد خانصاحب کی ارادت
اور شب و روز کی توجہ اور اخلاص قابل تعریف ہے -
خدا تعالیٰ ان کو ہر ایک غم سے خلاصی بخشے
اور حسن خاتمہ عطا فرماوے - آپ نواب صاحب کو یہہ بہی
اطلاع دیدیں کہ مالیر کوٹلہ سے نواب ابراہیم علی خان صاحب
والی مالیر کوٹلہ کے ایک سررشتہ دار کا خط آیا ہے کہ وہ
مبلغ ۵۰ روپیہ بطور امداد بہیجینگے - مگر ابھی آئے نہیں
یہہ روپیہ انشاء اللہ پٹیالہ میں عبدالحق صاحب کو بہیجا جاویگا
اور پہر بعد اسکے ان کا قرضہ صد روپیہ باقی رہ جاویگا -

والسلام

راقم خاکسار غلام احمد عفی عنہ

۲۶ / مئی ۱۸۸۳ء

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
موسمی تعطیلات کے باعث ایک مہینہ
کے لئے بند کیا گیا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

عزیز انجمن ... میڈیکل کالج کے پروفیسر صاحبان۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹر صاحبان نے بعد تجربہ پاس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندہ۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ ڈھلکا۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور ادویہ کو آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے صرف دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ... روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ ... روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ... خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بہت اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھندہ۔ سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم۔ اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اسلئے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مضافات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور رکھنا چاہیئے۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ...

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی بابت جس کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ ... بیوہ ۴۰ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد و خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پا گئی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس
اسسٹنٹ سرجن ... آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

۳۔ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں ... جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ... رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن
و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور سابق آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

۴۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے ... جمع کیا گیا ہے

شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا